بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۵ شہادت ۱۳۴۲ ہش | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ اپریل بوقت پونے آٹھ بجے صبح - کل دن بھر تو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی مگر شام کے قریب پھر بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند دیر سے آئی، اس وقت بھی بے چینی کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایک اہم تقریر

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۲۴ اپریل بروز بدھ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف "اختلافات سلسلہ کا تاریخی پس منظر" کے موضوع پر مسجد محمود میں بعد نماز عشاء خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ جملہ خدام اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شریک ہو کر استفادہ فرمائیں۔

(نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ

ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ شروع ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ بچوں کو اپنے قومی سکول میں داخل کرانے کی کوشش فرمائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندگی کا مزا اسی وقت ہے جبکہ تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو

جس شخص کی ساری خوشیاں خدا ہی ہوں اس کو کوئی دُکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی

عرب صاحب نے عرض کیا کہ میں نماز پڑھتا ہوں مگر دل نہیں ہوتا۔ فرمایا:

"جب خدا تعالیٰ کو پہچان لوگے تو پھر نماز ہی نماز میں رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ نخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اس کے حُسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اصل نماز وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے۔ اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے۔ تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا خواہ رات کو موت آجاوے یا دن کو۔ جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں۔ وہاں ان کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کر سکیں۔

انسان جس لذت کا خوگرفتہ اور عادی ہو جب وہ اس سے چھڑائی جاتی ہے تو وہ ایک دکھ اور درد محسوس کرتا ہے اور یہی جہنم ہے۔ پس جبکہ ساری لذتیں دنیا کی چیزوں میں محسوس کرنے والا ہو تو ایک دن یہ ساری لذتیں تو چھوڑنی پڑیں گی۔ پھر وہ سیدھا جہنم میں جاوے گا۔ لیکن جس شخص کی ساری خوشیاں اور لذتیں خدا ہی میں ہیں۔ اس کو کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی وہ اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو سیدھا بہشت میں ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچی سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا تعالیٰ کو پہچانا جائے۔ دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ تو خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۰، ۳۲۱)

عید الاضحی بہت قریب آگئی ہے

قربانی کرنے والے دوست توجہ فرمائیں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عید الاضحی یعنی قربانیوں کی عید بہت قریب آگئی ہے انشاء اللہ پانچ یا چھ مئی کو ہوگی۔ جو دوست اس موقعہ پر میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ بہت جلد فی جانور پینتیس ۳۵ روپے کے حساب سے میرے دفتر میں رقم بھجوا دیں تاکہ انکی طرف سے قربانی کروائی جاسکے اس معاملہ میں توقف نہ کیا جائے ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آتی ہے اور قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ آجکل ایک جانور کی قیمت اوسطاً پینتیس ۳۵ روپے ہے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲/۴/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ - اپریل ۶۳ء

عید الاضحیہ کی قربانیاں

ہر سال "عید الاضحیہ" کے موقع پر بعض لوگ جو مسلمانوں کی موجودہ اقتصادی کمزوری کو محسوس کرتے ہیں" قربانی" کے متعلق اس انداز سے سوچتے ہیں کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک قربانی اسراف میں داخل ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض حالات کے ماتحت "مویشیوں" کی بچت کے لئے یہ سوال کہ کم سے کم قربانیاں کی جائیں تاکہ مویشیوں کے ذخیرہ کو اس حد تک نقصان نہ پہنچے کہ گوشت دودھ گھی کی پیداوار پر اثر انداز ہو یا دوسرے کاموں مثلاً کھیتی باڑی وغیرہ کے لئے مویشی کم ہو جائیں اہمیت رکھتا ہے ایک زندہ قوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی پیداوار اور خرچ کا توازن قائم رکھے اس لحاظ سے اگر بعض حلقوں سے آواز اٹھائی جاتی ہے تو ایک حد تک اس پر غور کرنا شاید غلط نہ سمجھا جائے تاہم حقیقت یہ ہے کہ محض دنیوی مفادات کے پیش نظر ہم کو غور نہیں کرنا چاہیئے۔

ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ تھوڑے سے دنیا فائدہ کے لئے جو حقیقت میں تھوڑا نہیں ہے زیادہ سے زیادہ دنیوی نقصان بھی اٹھانا پڑے تو پھر بھی انجام کار ہم فائدہ ہی میں رہتے ہیں۔

عید الاضحیہ کی قربانیاں ایک عظیم الشان اسلامی یادگار ہے۔ اللہ تعالےٰ کو یہ منظور ہے کہ یہ یادگار مسلمانوں کے دلوں میں تازہ رہے۔ ماہنامہ "ثقافت" اپریل ۱۹۶۳ء میں جناب رفیع اللہ صاحب کا ایک مضمون "قربانی کی فقہی حیثیت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے فقہی نقطۂ نظر سے قربانی کے وجوب اور عدم وجوب پر بحث کی ہے۔ ہم ان موشگافیوں میں تو جا نہیں سکتے جو مضمون نگار نے اس مسئلہ کے متعلق کی ہیں تاہم اس مضمون کو پڑھ کر بھی ہر ایک انسان یہی تاثر لیتا ہے کہ شروع ہی سے کبھی اقتصادی دور اندیشیاں قربانی کے راستہ میں حائل نہیں ہوئیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر آج تک یہ ایک مقررہ اور متعینہ ادارہ سمجھا جاتا رہا ہے۔

دراصل قربانی اس دینی جذبۂ عظیم کی یاد دلاتی ہے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کرنے میں دکھایا تھا تاکہ ہم بھی دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اگر قربانی ایک مسلمان کے دل میں یہ جذبہ ابھارتی ہے تو ہزاروں اقتصادی فوائد اس ایک جذبہ پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔

امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جس طرح مسلمانوں نے دیگر دینی اعمال کو رسمی بنا دیا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ بڑی عید کی قربانیاں بھی ایک حد تک وہی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ یعنی اکثر لوگ جو قربانی دیتے ہیں وہ اس سے صحیح دینی فائدہ حاصل نہیں کرتے انہوں نے محض اس کو ایک خوش آئند رسم بنا کر رکھدیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعض قوم کے خیر خواہوں کے دل میں یہ خیال ابھرا ہے کہ قربانی سے ضیاع مال ہو رہا ہے بہتر ہے کہ جو روپیہ اس پر صرف ہوتا ہے اس کو کسی اور قومی کام میں صرف کیا جائے۔ تاہم یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ کسی دینی فوائد رکھنے والے عمل کو اس لئے ترک کیا جائے کہ لوگ اس سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھاتے اور وہ محض ایک رسمی چیز بن کر رہ گیا ہے۔ مثلاً نماز کے ترک کا فتویٰ اس لئے نہیں دیا جا سکتا کہ عام نمازی اس سے وہ فائدہ نہیں اٹھا رہے جو اس سے ہونا چاہیئے نماز کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "تنھیٰ عن الفحشاء" یعنی نماز فحشاء سے بچاتی ہے اگر کوئی شخص نماز تو باقاعدگی سے پڑھتا ہے مگر فحشاء میں بھی مصروف رہتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ چونکہ نماز کا وہ صحیح فائدہ نہیں اٹھا رہا اس لئے مسلمانوں کو نماز ترک کر کے کسی اور دنیوی مفید کام میں وقت صرف کرنا چاہیئے۔ ایسا استدلال نہایت غلط استدلال ہے اور اگر اس پر عمل کیا جائے تو دین کا دنیا سے نام و نشان ہی چند دنوں میں مٹ جائے اس لئے جس طرح عدم استحصال مفاد کی وجہ سے نماز کے ترک کرنے کا فتویٰ غلط ہے اسی طرح اگر لوگ قربانی سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھاتے تو یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ جو روپیہ قربانیوں میں صرف ہوتا ہے اس کو دوسرے قومی کاموں میں صرف کرنا چاہیئے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے "ثقافت" کے مضمون نگار نے قربانی کے وجوب اور عدم وجوب پر ہی بحث کی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قربانی واجب کی تعریف میں نہیں آتی جس سے ان کا مطلب شاید یہ تصور دیتا ہے کہ چونکہ قربانی واجب نہیں ہے اس لئے ضروری نہیں ہے کہ قربانی کی جائے۔ ہم یہاں اس نقطۂ نظر سے نہیں لکھ رہے خواہ قربانی واجب ہے یا نہیں تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ قربانی کے روپیہ کو کسی دوسری قومی ضرورت میں خرچ کرنا اصولاً غلط ہے کیونکہ قربانی کے جو دینی فوائد ہیں وہ قربانی دینے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جو لوگ قربانی کا روپیہ دوسرے کاموں میں صرف کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ان کو یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قربانی ہی دی ہے اور اس کے بدلے میں روپیہ نہیں دیا تو اس سے اس امر کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ ہمارے اقتصادی پنڈتوں کی رائے درست نہیں ہے اور اس کیلئے کوئی بنیاد نظیر کے طور پر موجود نہیں ہے۔

ہم نے یہ الفاظ ثقافت کے مضمون نگار کی تحقیقات کی تردید کے لئے نہیں لکھے بلکہ ہمارا مقصد ان لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ہے جو یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ قربانیوں میں روپیہ صرف کرنا ضیاع مال میں داخل ہے۔ اس کو کسی اور قومی کام میں صرف کرنا چاہیئے۔ قربانی کا بدل صرف قربانی ہے اور کوئی چیز اس کا بدل نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے ساتھ جو دینی مفادات وابستہ ہیں وہ اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے۔

پھر ضیاع مال کا خیال بھی صحیح نہیں ہے علاوہ ثواب کے بڑی عید میں یہ ایک نہایت پاکیزہ تفریح کا سامان بھی مہیا کرتی ہے اور عید کو فی الحقیقت عید بنا دیتی ہے۔ غرباء کے گھر میں بھی عید ہو جاتی ہے اور اپنے گھر میں بھی گوشت ایک نہایت ہی ضروری غذا ہے جو غرباء کو اکثر نصیب نہیں ہوتی۔ اگر صاحبان استطاعت قربانی نہ دیں تو یہ لوگ اس سے بھی محروم رہ جائیں۔ اس لحاظ سے قربانی ایک بہت بڑا قومی فائدہ بھی اپنے اندر رکھتی ہے۔ کھالوں کی صورت میں بھی بعض قومی اداروں کو خاصہ فائدہ ہو جاتا ہے اور کئی رکے ہوئے قومی کام سرانجام پا جاتے ہیں +

درخواست دعا

مَیں ہرنیا کا اپریشن عنقریب لاہور میں کرانا چاہتا ہوں۔ احباب جماعت سے عموماً اور بزرگان سلسلہ و درویشان دار المسیح سے خصوصاً اپریشن کی کامیابی اور اپنی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

فضل احمد
نائب ناظر تعلیم ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

مسیح لاتے ہیں تشریف ماجرا کیا ہے
کوئی مجھے تو بتاؤ مجھے ہوا کیا ہے
شفا شفا تو سُناتا ہے اے طبیب مگر
رہے نہ درد جو دل میں تو پھر شفا کیا ہے
اسی کے دم سے تو رنگیں ہے زندگی اپنی
ترے ستم کے سوا اپنا آسرا کیا ہے
مزہ تو جب ہے سفینہ بھنور میں رقصاں ہو
چلے بھنور سے جو بچ کر وہ ناخدا کیا ہے
بدی ہے آپ ہی تنویر انتقام اپنا
یہ رنگ ہیں مرے مولا کے دیکھتا کیا ہے

مغربی جرمنی میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

● ایک جرمن نوجوان کا قبول اسلام ● لٹریچر کی وسیع اشاعت، ملاقاتیں اور تقاریر

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی امام مسجد نور فرانکفورٹ مغربی جرمنی

خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی کوشش جاری رہی۔ تقاریر، گفتگو، خط و کتابت اور ترسیل لٹریچر۔ غرضیکہ ہر ممکن طریق سے لوگوں تک خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کی سعی کی جاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ کے قابل ذکر امور یہ ہیں

کیتھولک انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ

ماہ جنوری کے شروع میں ایک اتوار کو دو نوجوان مسجد میں آئے۔ اپنے سیاہ رنگ کے مخصوص لباس میں وہ کیتھولک پادری معلوم ہوتے تھے۔ گفتگو کے بعد معلوم ہوا کہ وہ فرانکفورٹ کی راہبوں کی یونیورسٹی کے سال دوم کے طالب علم ہیں۔ عمر میں دونوں بیس سال سے متجاوز تھے۔ جرمن زبان کے علاوہ انگریزی میں بھی بات چیت کر لیتے تھے۔ میں نے انہیں چائے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی اور اس دوران بڑے خوشگوار ماحول میں دو گھنٹے تک اسلام اور عیسائیت کے بارے میں ہماری گفتگو جاری رہی۔ مسیح ثانی کی آمد کی خبر ان کے لئے بالکل نئی خبر تھی۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انہوں نے چند سوالات کئے۔ جن کا میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش جواب دیا۔ ان نوجوانوں میں کچھ سعادت کے آثار نظر آتے تھے۔ انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ راہب خانہ میں ان کا وقت پر جانا لازمی تھا۔ لہٰذا دو گھنٹے تک ہمارا سلسلہ گفتگو جاری رہ سکا۔

آئندہ اتوار کے دن یہ نوجوان دوبارہ آئے اور دیر تک گفتگو جاری رہی۔ اس دفعہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات۔ کفارہ اور تثلیث وغیرہ موضوعات بھی زیر بحث آئے۔ آخر میں انہوں نے مجھے اپنا راہب خانہ دیکھنے کی دعوت دی۔ میں نے بخوشی قبول کر لی چنانچہ چند دن کے بعد میں حسب وعدہ ان کے راہب خانہ میں گیا۔ انہوں نے بعض دوسرے دوستوں کو بھی میری آمد سے مطلع کر رکھا تھا۔ میرے جانے پر سب سے پہلے انہوں نے مجھے راہب خانہ کے جملہ شعبے یعنی لائبریری۔ دارالمطالعہ۔ درس گاہ۔ طعام گاہ وغیرہ دکھائے اس کے بعد سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ گفتگو کا اہم موضوع مسیح کی آمد ثانی تھا۔ اور اس ضمن میں قبولیت دعا، معجزات کی حقیقت، انسانی پیدائش کی غرض اور حیات بعد الموت وغیرہ کے متعلق بھی انہوں نے اسلامی نظریات دریافت کئے دو گھنٹہ کی گفتگو کے دوران وہ مبہوت بنے بیٹھے رہے۔ بعض ان میں سے کبھی کبھی کوئی اعتراض کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن تسلی بخش جواب سنکر خاموش ہو جاتے۔ گفتگو کے آخر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس قسم کی تقاریب کو آئندہ بھی جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر ایک پادری نے بے ساختہ کہا "لیکن اب تو ہمیں پہلے اسلام کے متعلق مطالعہ کرنا ہوگا"۔ یہ فقرہ اور اس کا طرز بیان عیسائیت کی بے بسی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی عظیم الشان فتح کا ایک ایمان افروز نظارہ تھا۔ ان نوجوانوں اور ان کے ادارہ کے بعض دوسرے طلباء کی کبھی کبھی مسجد میں آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اسلام کے لئے کھول دے۔ آمین

ایک جرمن نوجوان کا قبول اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک جرمن نوجوان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس نوجوان کا نام BERND GZÖLCH ہے۔ اچھے تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا والد مختلف زبانوں کا عالم اور والدہ ڈاکٹر آف لٹریچر ہے۔ یہ نوجوان اب سیکنڈری سکول کی تعلیم سے فارغ ہو کر یونیورسٹی میں داخل ہو رہا ہے۔ اس کے اخلاص اور تبلیغ اسلام کے ذوق و شوق کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ گزشتہ چند ماہ کے مختصر عرصہ میں باوجود امتحانات کے اس نے ہمارے لٹریچر کا بیشتر حصہ پڑھ لیا ہے۔ اور ساتھ ہی مجھ سے اہم موضوعات مثلاً کفارہ۔ تثلیث۔ توحید۔ مسیح کی صلیبی موت سے نجات وغیرہ موضوعات پر نوٹس لے رہے ہے۔ اس کے علاوہ جرمن زبان میں قرآن کریم کا مفصل انڈیکس تیار کر رہے ہے۔

ایک دفعہ اس نوجوان کے والدین نے مجھے اپنے ہاں دعوت پر بلایا۔ اور اسلام کے بارے میں بہت سی باتیں دریافت کیں۔ وہ کسی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نوجوان کو استقامت عطا فرمائے

اخبارات اور رسائل میں اسلام کا ذکر

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مبلغ جرمنی و امام مسجد ہمبرگ نے "اسلام" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ جس کا یہاں کے تمام اہم اخبارات میں اعلان ہوا۔

فرانکفورٹ کے ایک سب سے بڑے ہائی سکول کے ماہوار رسالہ Die Kurbel کے ایڈیٹر نے میرا انٹرویو لیا۔ جس کو جنوری ۱۹۶۳ء کے نئے سال کے پرچے میں میری فوٹو کے ساتھ شائع کیا۔ ایڈیٹر مذکور نے جماعت احمدیہ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کے بارے میں مختلف سوالات کئے جس کے میں نے جوابات دیئے۔ اس انٹرویو کے تعارف میں ایڈیٹر نے لکھا کہ یہ مشن انہی مشنوں کی ایک کڑی ہے جنہیں براعظم افریقہ میں وہاں کے باشندوں کو مسلمان بنانے میں عیسائی مشنوں کے مقابلہ پر دس گنا زیادہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ ایڈیٹر مذکور نے اس انٹرویو کا جلی حروف میں یہ عنوان قائم کیا۔ "ایک روشنی جو آہستہ آہستہ ابھر رہی ہے"۔

اس کے علاوہ ایک جرمن اور ٹرکش زبانوں میں شائع ہونے والے ہفتہ وار بلیٹن میں مسجد کا تعارف شائع ہوا۔

درس قرآن کریم

دسمبر ۱۹۶۲ء سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ہفتہ کے بعد نماز عصر جرمن زبان میں قرآن کریم کے درس کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اس درس کے بارے میں اعلان شائع کر کے بذریعہ ڈاک بہت سے دوستوں تک پہنچایا ہے۔ تاحال لوگ زیادہ تعداد میں شامل ہونے شروع نہیں ہوئے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس بابرکت پروگرام کو زیادہ کامیاب بنائے

وفود کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف سکولوں

فرانکفورٹ کے سب سے بڑے ہائی سکول کے ماہوار رسالہ Die Kurbel کے ایڈیٹر نے میرا انٹرویو لیا جس کو جنوری ۱۹۶۳ء کے نئے سال کے پرچہ میں میری فوٹو کے ساتھ شائع کیا۔ ایڈیٹر مذکور نے جماعت احمدیہ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کے بارہ میں مختلف سوالات کئے جن کے میں نے جوابات دیئے۔ اس انٹرویو کے تعارف میں ایڈیٹر نے لکھا کہ یہ مشن انہی مشنوں کی ایک کڑی ہے جنہیں براعظم افریقہ میں وہاں کے باشندوں کو مسلمان بنانے میں عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے

مخیر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس وقت سکولوں اور کالجوں کی اکثر جماعتوں کے سالانہ امتحانات عنقریب ہونے والے ہیں یا بعض کے ہو چکے ہیں۔ جس کے بعد غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں کے داخلہ کی رقم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوگی۔ جس کے بغیر وہ تعلیم سے رہ جائیں گے۔ سلسلہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے۔ وہ سلسلہ کی امداد کے ذریعہ اچھی تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور بڑے کار آمد وجود بن گئے۔ پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آ کر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ یقیناً یہ ایک بڑا کار ثواب ہے اور اس میں حصہ لینے والے خدا سے اجر پائیں گے۔ جیسا کہ میں اپنے گزشتہ اعلانوں میں تصریح کر چکا ہوں۔ میں عموماً صرف ان طلباء کی امداد کرتا ہوں۔ جن کے متعلق تعلیمی رپورٹ اچھی ہوتی ہے اور ذاتی صحت اور اخلاقی حالت بھی تسلی بخش ہوتی ہے پس جماعت کے ذی ثروت دوست آگے آ کر اس کار خیر میں حصہ لیں اور جماعت کے ہونہار بچوں کی امداد کا ثواب کمائیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰-۴-۶۳

کے طلباء کے دو وفود مسجد دیکھنے آئے اس موقعہ پر انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا کچھ لٹریچر بھی دیا گیا۔

ترکی اور پاکستان کے کونسلز کو ـــ قرآن کریم کا تحفہ ـــ

عرصہ زیر رپورٹ میں فرانکفورٹ میں مقیم ترکی جنرل کونسل سے ملاقات کر کے انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ قرآن کریم کا انگریزی کا ترجمہ تحفۃً پیش کیا گیا جس پر انہوں نے شکریہ ادا کیا اس موقع پر پون گھنٹہ تک ان سے گفتگو جاری رہی۔

کچھ عرصہ سے حکومتِ پاکستان کی طرف سے فرانکفورٹ میں Dr. Krahmen کو بطور کونسل مقرر کیا گیا میں نے ان سے ملاقات کر کے انہیں ان کے اس اعزاز پر مبارکباد دی نیز جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن تحفۃً پیش کیا ان سے آدھ گھنٹہ تک ملاقات جاری رہی جس میں انہیں جماعت احمدیہ کی اغراض و مقاصد اور تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا۔

ایران۔ ترکی اور عرب ممالک کے ـــ باشندوں کی آمد ـــ

یہاں پر مقیم مختلف اسلامی ممالک کے باشندے مسجد میں آتے رہتے ہیں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد۔ آپ کے دعاوی اور آپ کی خدماتِ اسلامیہ سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ عرب طلباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب۔ التبلیغ الاستفتاء۔ الفلسفۃ الاصول الاسلامیہ اور مکتوب احمد وغیرہ تقسیم کی گئیں جن کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ ایران کے بہت سے باشندے بھی یہاں مقیم ہیں جو مسجد آتے رہتے ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران لیلۃ القدر کی تقریب کے موقع پر بہت سے ایرانی دوست جمع ہوئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پیغام احمدیت تقسیم کی گئی۔ اسی طرح ترکی کے دوستوں کو بھی احمدیت کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تصنیف فرمودہ دیباچہ القرآن ترکی زبان میں شائع ہوا ہے اس ترجمہ کی تقسیم کا انتظام کیا جا رہا ہے جس سے ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کی خدماتِ اسلامیہ کا انشاء اللہ علم ہو سکے گا۔

لٹریچر کی تقسیم

عرصہ زیر رپورٹ میں مرکز سلسلہ ربوہ سے آمدہ بہت سا لٹریچر بزبان انگریزی۔ عربی۔ فارسی اور جرمن مفت تقسیم کیا گیا ہر ماہ دلچسپی رکھنے والوں میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور جرمن رسالہ Der Islam بھجوایا جاتا رہا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دعوت ناموں اور دیگر خطوط پر مشتمل تقریباً آٹھ صد کے قریب خطوط بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ بذریعہ خطوط اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے والے احباب کو لٹریچر وغیرہ بھجوا کر ضروری جوابات تحریر کئے گئے نیز قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کی اشاعت کی گئی۔

حال ہی میں تین ہزار کی تعداد میں اشتہارات شائع کئے گئے ہیں جن میں لوگوں کو مسجد میں آ کر اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

جرمن فیملیوں سے ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں دس بارہ مرتبہ مختلف فیملیوں سے ملاقات کی گئی اور موقع و محل کے مطابق اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا۔

شادیوں کی تقاریب

عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد میں دو نکاحوں کے اعلانات کئے گئے ایک انڈونیشیا کے مسلمان تھے اور دوسرے پاکستان کے دونوں کی شادی جرمن خواتین سے ہوئی ہر دو مواقع پر لڑکیوں کے والدین اور کثیر التعداد جرمن دوستوں نے شمولیت اختیار کی ان مواقع پر خطبہ نکاح میں ازدواجی تعلقات کے بارے میں اسلامی تعلیمات۔ اسلام میں عورت کے حقوق اور سوسائٹی میں عورت کے صحیح مقام وغیرہ امور پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی۔ جس سے سامعین عورت کے مقام کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو معلوم کر کے بہت متاثر ہوئے۔

زائرین کی آمد۔ باجماعت نمازیں ـــ اور جمعہ کی نماز ـــ

اکثر زائرین مسجد میں تشریف لاتے رہتے ہیں ہفتہ اور اتوار کے دن یہ سلسلہ باقی ایام کے علاوہ زیادہ کثرت سے جاری رہتا ہے۔ ان مواقع پر اسلام کے بارے میں گفتگو ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ سے مسجد کے بیرونی دروازہ کے سامنے شیشہ کے دروازے کے ساتھ ایک خوبصورت نوٹس بورڈ آویزاں کیا ہے جس میں اسلامی لٹریچر وغیرہ کی نمائش کی گئی ہے۔ اسی طرح مسجد کے بیرونی دروازہ کے اوپر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا ہے ـــ

مغرب اور عشاء کی نمازیں ہر روز خدا تعالیٰ کے فضل سے باجماعت ادا ہوتی ہیں۔ نماز جمعہ بھی باقاعدہ ادا کی جاتی ہے خطبہ عموماً جرمن زبان میں ہوتا ہے۔

رمضان المبارک اور عید الفطر

عرصہ زیر رپورٹ کا اہم حصہ رمضان المبارک اور اسلامی تقریب عید الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ رمضان المبارک کے شروع ہونے سے ڈیڑھ ہفتہ قبل رمضان میں سحری و افطاری کے اوقات کا پروگرام چارٹ کی صورت میں شائع کر کے تین سو کی تعداد میں مقامی اور گرد و نواح کے مسلمان احباب میں بذریعہ ڈاک اور دستی تقسیم کیا گیا۔ رمضان میں نماز تراویح کی بھی توفیق ملی۔ اکثر احباب آتے رہے۔ کئی احباب نے مسجد میں روزے افطار کئے۔

رمضان المبارک کے آخر میں آخری روزہ کے افطار سے قبل اجتماعی دعا کی گئی۔ دعا سے پہلے خاکسار نے قرآن پاک کے آخری پارہ کی سورۃ تکویر کا درس دیتے رہے۔ اس سورۃ میں بیان فرمودہ قرآنی پیشگوئیوں کی وضاحت کی بعد ازاں حاضرین نے دعائیں کیں۔ سب سے زیادہ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طول عمرہٗ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کی گئیں اللّٰھم آمین۔

رمضان کے بعد عید الفطر کی تقریب کو کامیابی کے ساتھ منانے کی تیاری دو ہفتے پہلے سے ہی شروع کر دی گئی جن احباب کے ایڈریس مسجد میں موجود تھے انہیں چھپے ہوئے دعوت نامے بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۶ فروری کو عید الفطر کی تقریب پورے اسلامی وقار کے ساتھ منائی گئی۔ اس دن چھٹی نہ تھی مگر مصر۔ شام۔ سعودی عرب۔ ترکی۔ الجزائر۔ نائیجیریا۔ نیگا۔ پاکستان جرمنی اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ فرانکفورٹ کے علاوہ دوسرے نواحی علاقوں سے بھی دوست تشریف لائے۔ تین عرب دوست عید سے ایک روز قبل ہی ایک دوسرے شہر سے تشریف لے آئے اور رات مسجد میں ٹھہرے۔ بیشتر حصہ رات کا ذکر الٰہی وغیرہ میں گزارا۔ عید کے روز صبح دس بجے وقت مقررہ پر نماز عید شروع ہوئی۔ نماز کے بعد خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ عید پڑھا۔ جس میں اسلامی عبادات کی حکمت۔ روزوں کا فلسفہ اور ان کی برکات سے احباب کو آگاہ کیا۔ کئی غیر مسلم جرمن احباب بھی موجود تھے۔ نماز عید کے بعد چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔ دوسرے شہر سے آنے والے احباب کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی تھا۔ کھانے اور چائے وغیرہ جملہ انتظامات کے سلسلہ میں ہمارے پاکستانی بھائی مکرم ملک شاہ دین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے جس اخلاص۔ محبت اور شوق کے ساتھ جملہ انتظامات کی سرانجام دہی میں تعاون کیا اس کی مثال صرف الٰہی سلسلوں میں ہی مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ احباب کی خدمت میں ان کے ہاں اولادِ نرینہ کی دعا کے لئے درخواست ہے۔ اسی طرح ایک جرمن احمدی خاتون اور ان کے بچوں نے بھی دن بھر جملہ انتظامات میں تعاون کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

کئی دوست جو کاروباری مجبوریوں کی وجہ سے نماز عید میں شریک نہ ہو سکے دوپہر کے بعد مسجد میں آئے بعض احباب نے بذریعہ خطوط اور بعض نے فون پر نہ آ سکنے پر معذوری کا اظہار کیا۔ جرمن نیوز ایجنسی کا نمائندہ بھی تقریب میں شامل ہوا اور نماز کے بعد اس کی خواہش پر میں نے اسے اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔

نماز عید میں ترکی کے جنرل کونسل جنہ بھی شرکت کی اور نماز کے بعد دیر تک مسجد میں موجود رہے۔ جانے سے قبل انہوں نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ "مجھے نماز میں شریک ہو کر بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ عید کی نماز صحیح اسلامی روایات کے ساتھ ادا ہوئی ہے"۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں پر تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور جلد از جلد اس کے عمدہ نتائج پیدا فرمائے۔ نیز ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے علم و عمل کے ساتھ لوگوں کو اسلام کی برتری کا قائل کر سکیں۔

درخواستِ دعا

مکرم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال جو گزشتہ دنوں اپنی ڈیوٹی پر لاہور تشریف لے گئے تھے وہاں بعارضہ تبخیر معدہ پھر بیمار رہ گئے ہیں اور ڈاکٹری ہدایت کے تحت ابھی سفر کے قابل نہیں ہیں۔

احباب کرام سید صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(مختار احمد ہاشمی دار الصدر شرقی ربوہ)

۲۔ میرا پھوپھی زاد بھائی دو تین ماہ سے بیمار ہے۔ اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(شریف احمد رازی محلہ دار النصر شرقی ربوہ)

احرار یورپ کا اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع

مکرم محمد اجمل صاحب شاھد بی اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور

مغربی ممالک میں جن عیسائی مصنفین نے اسلام پر تنقید کی ہے۔ ان میں سے اکثر نے اسلامی تعلیمات کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے۔ جس سے یہ تاثر واضح ہوتا ہے کہ اسلام نعوذ باللہ جاہلوں اور ازمنہ وسطیٰ کے وحشیوں کا مذہب ہے اور موجودہ تہذیب و تمدن زمانہ میں اس کی بالکل گنجائش نہیں۔ اسی تاثر کا نتیجہ تھا کہ ایک لمبے عرصہ تک مغربی ممالک میں اسلام کے متعلق شدید تعصب اور بغض پایا جاتا رہا اور ایسے لٹریچر کے مطالعہ سے انگریزی تمدن کے دلدادہ مسلمان نوجوان بھی اسلام سے بیزار ہو کر عیسائیت کی آغوش میں پناہ لینے لگے۔

مستشرقین نے حدود و تعزیرات کے متعلق اسلامی تعلیمات کو خاص طور پر ہدف تمسخر و استہزاء بنایا ہے اور اسلام نے مجرموں کے لئے جو سزائیں مقرر کی ہیں ان کو نہایت ہی "وحشیانہ" اور "ازمنہ وسطیٰ کی یادگار" اور موجودہ علم و روشنی کے زمانہ میں ان کا اجراء بالکل خلاف عقل و دانش قرار دیا ہے۔ خود مغربی ممالک میں مجرموں کے ساتھ نرم اور ہمدردانہ رویہ اختیار کرنے پر زور دیا گیا اور بعض ممالک میں سزائے موت کو بالکل ممنوع قرار دیا گیا۔ گویا مجرم افراد کو بجائے سختی کے ساتھ دبانے اور ختم کرنے کے ان کی برائے نام "اصلاح" کے طور پر حوصلہ افزائی کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ سوشل جرائم کی رفتار روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور اب خود "مہذب اقوام" اس بات کو محسوس کر رہی ہیں کہ سوسائٹی کی تطہیر کے لئے سخت جسمانی سزائیں ناگزیر ہیں۔ ورنہ یہ حیوان ناطق اخلاقی حدود کو پھاند کر حیوانیت و بربریت کا جو مظاہرہ کر رہا ہے وہ تمام سوسائٹی کو تباہی و بربادی سے ہمکنار کر کے اسے بالکل بھسم کر دے گا۔ چنانچہ اس احساس کا اندازہ مجید نظامی صاحب مدیر نوائے وقت کے اس مکتوب سے ہوتا ہے جو انہوں نے "کوڑے مارنے کی سزا" کے ضمنی عنوان کے تحت لندن سے تحریر کیا تھا۔ انہوں نے لکھا:۔

"انگریز بہادر کے خوشحال اور ترقی پسند دیس میں بھی جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے اور تشدد کے ساتھ جرائم میں تو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ تشدد کے ساتھ جرائم کے پیشہ میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بہت کشش محسوس کر رہے ہیں۔ دن دہاڑے کسی بنک، ڈاک خانے یا تنخواہ لے جانیوالی لاری کو لوٹنا ان نوجوانوں کا معمول بن چکا ہے تشدد کے ساتھ جنسی جرائم میں بھی اسی طرح اضافہ ہو رہا ہے گویا ان نوجوانوں نے کبھی عورت دیکھی ہی نہیں۔ ایسے مجرموں سے تنگ آ کر گذشتہ سال مجسٹریٹوں کی ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے برطانیہ کے لارڈ چیف جسٹس لارڈ پارکر نے کوڑے مارنے کو از سر نو رائج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ چنانچہ "درّے بازی" ان دنوں پھر موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ لارڈ چیف جسٹس تو اس کے حق میں فتوے دے چکے ہیں پارلیمنٹ کے بیسیوں ارکان بھی اس کو از سر نو رائج کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایک غیر سرکاری رائے شماری کے مطابق اس ملک کے ۸۰ فی صدی باشندے بھی "درّے بازی" کے حق میں ہیں کیونکہ وہ تشدد کے ساتھ جرائم سے اور خاص طور پر نوجوان جرائم پیشہ سے بہت تنگ آئے ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک ایسے مجرموں کا بہترین علاج یہی ہے کہ انہیں پکاڈلی کے چوک میں درّے لگائے جائیں تاکہ نہ صرف وہ اپنی حرکتوں سے باز آئیں۔ دوسرے دیکھنے والوں کو بھی عبرت ہو۔"

(نوائے وقت ۲ نومبر ۶۲ء)

اخلاقی مجرموں کے لئے برطانیہ کے چیف جسٹس لارڈ پارکر اور پارلیمانی ممبران اور ملک کی اکثریت کا یہ مطالبہ کہ انہیں بسرِ عام درّے لگائے جائیں بعینہٖ وہی فطرتی آواز ہے کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ولیشھد عذابھما طائفۃ من المؤمنین

یعنی زانیہ عورت اور زانی مرد (اگر ان پر الزام ثابت ہو جائے) تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہو تو اللہ کے حکم بجا لانے میں ان دونوں قسم کے مجرموں کے متعلق تمہیں رحم نہ آئے اور چاہیئے کہ ان دونوں کی سزا کو مومنوں کی ایک ایک جماعت مشاہدہ کرے۔

دراصل اسلام نے اخلاقی اور سوشل جرائم کے لئے نہایت ہی سخت سزائیں تجویز کی ہیں۔ دین اسلام افراد سے زیادہ پوری سوسائٹی کو اصل ہمدردی کا مستحق سمجھتا ہے۔ کیونکہ اگر بعض مجرموں کی عبرتناک سزا سے ملک کی اکثریت امن و امان میں آ جائے تو وہ بہت بہتر ہے۔ مغربی ممالک میں افراد کی آزادی اور مجرموں سے حسن سلوک اور نرمی کا رویہ اختیار کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ برطانیہ جیسے مہذب ملک کے نوجوان تشدد آمیز جرائم کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور مجبوراً ملک کے اہل علم طبقہ کو یہ آواز بلند کرنا پڑی کہ ایسے افراد کے ساتھ پوری سختی کا سلوک کرنا چاہیئے تاکہ ملک کا امن برباد نہ ہو اور اخلاقی بیماریاں پورے ملک کی تباہی کا موجب نہ ہوں۔ مگر دین اسلام میں جو کہ خالق فطرت انسانی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ شروع سے ہی ایسی سزائیں مقرر کی گئی ہیں کہ جن کی طرف دنیا ہزارہا تجربات اور ٹھوکروں کے بعد رجوع کر رہی ہے۔ اسلام میں چوری۔ زنا اور قذف وغیرہ کی قطع ید اور کوڑے مارنے کی سخت سزائیں اسی لئے مقرر کی گئی ہیں تاکہ مسلم سوسائٹی میں یہ برائی پیدا ہوتے ہی ختم ہو جائے اور آئندہ کے لئے بالکل نہ پنپ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حکمت خود ہی قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا۔

کہ تا بدی مومنوں میں اشاعت پذیر نہ ہو بلکہ فوراً اسے ختم کر دیا جائے۔

غرض اخلاقی اور سوشل سنگین جرائم کی جو سزا اسلام نے مقرر فرمائی ہے وہی دنیا سے مجرموں کی صف لپیٹ سکتی ہے اور امن و امان قائم کر سکتی ہے ورنہ جمہوریت کے خوشنما نعرہ سے مجرموں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا بالآخر تمام معاشرہ کو اس جہنم کی آگ میں پھینک سکتا ہے کہ اسے بالکل بھسم کر کے رکھ دے گا۔ چنانچہ مفکرین مغرب کا خود تشدد آمیز جرائم کی زیادتی سے تنگ آ کر "درّے بازی" کی سزا کا مطالبہ کرنا اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ درحقیقت اسلامی تعلیم ہی صحیح اور عین فطرت انسانی کے مطابق ہے اور معاشرہ کی اصلاح کا فریضہ کماحقہ سرانجام دے سکتی ہے۔ احرار یورپ کا غیر شعوری طور پر اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع بہرحال حضرت مسیح موعود کے اس شعر کی صداقت کو واشگاف کرتا ہے کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ ۱۲-۶-۶۳ برائے ربوہ — اور ۱۶-۶-۶۳ برائے بیرونجات

نصاب: (ا) ترجمہ نصف اوّل پارہ پانچ

(ب) وضوء۔ اذان۔ نیز مسجد میں آنے جانے کی ادعیہ ماثورہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ توجہ فرمائیں

تمام لجنات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پہلی ششماہی کا چندہ بجٹ کے مطابق وصول نہیں ہوا۔ سب کو چندہ کی وصولی کے لئے خاص کوشش شروع کر دینی چاہیئے تاکہ ستمبر تک تمام چندہ بجوزہ بجٹ کے مطابق وصول ہو جائے۔ تمام قسم کے چندہ جات کے ساتھ ساتھ چندہ اجتماع کی وصولی بھی ابھی سے شروع کر دیں۔ چندہ اجتماع ۸ آنے فی کس ہے (سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

بندہ کو دو سال قبل دماغی فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ٹانگوں کی لڑکھڑاہٹ اور ٹیس جاری ہے۔ برائے کرم تمام احباب جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے تاکہ بندہ احمدیت کی احسن طور پر خدمت بجا لا سکے۔

خاکسار محمد اسحاق انور واقف زندگی کارکن دفتر وکالت مال ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری سے قبل وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

مسل نمبر ۱۷۰۲۷:- میں رشیدہ بیگم زوجہ میرزا محمد بشیر احمد صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۶ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن ۶/۱۱ گمرٹ لائن کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے (۱) چوڑیاں طلائی وزنی ۱۰ تولہ (۲) انگشتری طلائی چار عدد وزنی ایک تولہ (۳) زنجیر طلائی وزنی ۱½ تولہ (۴) مالا طلائی وزنی چار تولہ (۵) کانٹے دو عدد وزنی ایک تولہ کل ساڑھے سترہ تولہ (۱۷½) قیمت بحساب ۱۱۰ روپے فی تولہ۔ ایک ہزار نو سو پچیس روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات مذکورہ بالا کے دسویں حصہ (1/10 حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط یکم مارچ ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ رشیدہ بیگم گواہ شد۔ محمد بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۷۰۳۲:- میں سکینہ بیگم زوجہ مبارک احمد صاحب ایم۔ اے قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۵ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل ہے مبلغ ۲۰۰ روپیہ میرا حق مہر بذمہ میرے خاوند مبارک احمد نذیر کے ہے۔ اور زیور کانٹے ایک جوڑی طلائی۔ ایک انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ ۵ ماشہ قیمت ۱۸۰ روپے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا ہو۔ تو اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد یا آمد ثابت ہو تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ الامۃ۔ سکینہ بیگم زوجہ مبارک احمد ربوہ دارالرحمت وسطی 135/6۔ گواہ شد۔ حاجی محمد الدین درویش تحصیل بٹالہ قادیان حال ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد امین کارکن دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ 5/2/63

مسل نمبر ۱۷۰۲۴:- میں رابعہ بی بی بیوہ چوہدری غلام بھیک صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت غالباً دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن چک 132/ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15/2/63 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد نقدی رقم چھ سو پچاس روپے (۶۵۰ روپے) ہے بمعہ حق مہر۔ بندیاں وغیرہ وزنی ایک تولہ ایک سو تیس روپے (۱۳۰ روپے) کل رقم مبلغ سات سو اسی روپے (۷۸۰ روپے) بنتے ہیں۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے لڑکوں کی طرف سے دو سو روپے (۲۰۰ روپے) سالانہ بطور خرچ گزارہ مقرر کیا ہے۔ میں اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جس قدر رقم میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لونگی۔ وہ میری وفات پر اس میں سے منہا کی جاوے گی۔

الامۃ رابعہ بی بی بیوہ چوہدری غلام بھیک صاحب مرحوم۔ گواہ شد نذیر احمد پسر موصیہ گواہ شد۔ عبدالحمید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک 132/ج ب ضلع لائل پور

مسل نمبر ۱۷۰۲۵:- میں رحیم بی بی زوجہ حاجی کرم بخش صاحب قوم چانڈیاں بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت 8/57 ۱۸ ساکن قمر آباد ڈاکخانہ مورو سندھ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/62 ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مجھے مل چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ خرچ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ نقد قیمت اس وقت میرے پاس ۹۰/- روپے ہے۔ ۲ میرے زیور بتفصیل ذیل ہے کانٹے دو عدد کوکا ناک ایک عدد والیاں چار عدد کل وزن ۲½ تولہ قیمت ۳۰۰/- روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے نقد اور زیورات کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط اکتوبر ۶۲ء

دستخط نشان انگوٹھا موصیہ

گواہ شد۔ کریم بخش سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ قمر آباد۔ گواہ شد۔ قمر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد

مسل نمبر ۱۷۰۳۳:- میں عنایت بیگم زوجہ عبدالعلیم صاحب کھٹی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-125/2 پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ساڑھے سات روپے ۲ میرا زیور صرف انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزنی ½ تولہ مالیتی ۶۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیور کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۷ فروری ۶۳ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ۔ عنایت بیگم

گواہ شد۔ عبدالعلیم خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۷۰۳۴:- میں غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ دار عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک 90/12-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/62 ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ چار صد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ وقت میری کوئی آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی آمد پیدا ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی اس کا 1/10 حصہ ساتھ کے ساتھ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الامۃ۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب چک 90/12-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری

گواہ شد۔ چوہدری محمد شفیع ولد قادر بخش صاحب سکنہ چک نمبر 9/12-L ڈاکخانہ ضلع منٹگمری

گواہ شد۔ فقیر محمد پریذیڈنٹ چک 9/12-L ضلع منٹگمری

مسل نمبر ۱۷۰۴۴:- میں مبارکہ اختر زوجہ عبدالسلام اختر صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ دار عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5-61/2 بی ای سی ایچ کراچی ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپیہ ہے ۲ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ۱ انگوٹھی طلائی ایک عدد ½ تولہ ۲ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ۔ جمع وزن ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیور کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

فقط۔ ۱۷۔ فروری ۱۹۶۳ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ۔ مبارکہ اختر بقلم خود

گواہ شد۔ عبدالسلام اختر خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۷۰۲۰ - میں جمیلہ بیگم زوجہ ثناء اللہ قوم جنجوعہ پیشہ خانہ دار عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ؍ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ہے - جو کہ میری ملکیت ہے -

۱ - حق مہر -/۵۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے -

۲ - زیور طلائی کڑے اجوڑی کا وزن پانچ تولے مالیتی -/۶۰۰

۳ - انگوٹھی ۲ عدد وزن ۲ تولہ مالیتی ۲۴۰

۴ - کانٹے ایک جوڑی طلائی وزن ۱ تولہ مالیتی ۱۲۰

کل میزان ۱۴۶۰

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - اس جائداد کے علاوہ میری آمد کا اور کوئی ذریعہ نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -

الامۃ ۔ جمیلہ بیگم زوجہ محمد ثناء اللہ

گواہ شد ۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا - گواہ شد ۔ محمد ثناء اللہ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۷۰۲۱ - میں حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری لال دین صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ؍ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ تھا جو میں نے ۱۹۵۸ء میں ہی اپنے خاوند مرحوم کو اس کی وفات کے وقت معاف کر دیا تھا اس وقت مجھے میرے لڑکے کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات کے وقت اگر میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میرا گزارہ اس وقت میرے بچے کے ذمہ ہے - الامۃ نشان انگوٹھا حمیدہ بیگم

گواہ شد - M.A SHAHID. S/o FREEZIL 5-AHMAD MANSIONS, THE MALL LAHORE

گواہ شد نذیر احمد ولد میاں سلطان احمد سربلوچ رجمنٹ کاکول - حال دار الصدر جنوبی ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۲۲ - میں خدیجہ بی بی زوجہ عبد الہادی قوم چانڈیا بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۱ ؍ ۶۲ ساکن قمر آباد ڈاک خانہ مورو سندھ ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ؍ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے - میرا حق مہر مجھے مل چکا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خرچ ہو گیا ہے اس کے ساتھ نقد قیمت اس وقت میرے پاس -/۱۴۰ روپیہ ہے - میرے زیور بتفصیل ذیل ہیں کانٹے دو عدد کوکے ناک دو عدد کوکے کان دو عدد مندری ایک عدد وزن ۲ ماشہ ۳ تولہ قیمت -/۱۲۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے - میں نقد اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی - اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگا - نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

فقط ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء - دستخط موصیہ خدیجہ بی بی

گواہ شد - Nasir Ahmed

قائد مجلس خدام الاحمدیہ قمر آباد

گواہ شد - محمد الدین بقلم خود پریذیڈنٹ قمر آباد ڈاک خانہ مورو - سندھ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۱ اپریل کے صفحہ ۷ پر جو اعلان نکاح شائع ہوا ہے - اس میں لڑکی کا نام غلطی سے رضیہ بیگم شائع ہو گیا ہے اصل نام رفیقہ بیگم بنت عزیز اللہ خان صاحب ہے - احباب تصحیح فرما لیں -

حاجی قادر بخش صاحب آف کوٹ مومن کی وفات

میرے والد محترم حاجی قادر بخش صاحب آف کوٹ مومن مورخہ ۱۰ ؍ ۴ ؍ ۶۳ دس اپریل بوقت ۱/۲ ۱ بجے شب اس دار فانی سے بعمر تقریباً ۷۰ سال وفات پا گئے - آپ کا جنازہ اسی دن بذریعہ ٹرک تقریباً پونے دس بجے ربوہ لایا گیا - بعد نماز ظہر جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی - اور جنازہ کو کندھا دیا جس کے بعد مرحوم کے تابوت کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا - مرحوم نے غالباً سنہ ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی - آپ کے بڑے بھائی شیخ مولا بخش صاحب بھی موصی اور صحابی تھے - بڑے منکسر اور درد رکھنے والے تھے - باوجود ان پڑھ ہونے کے تبلیغ کا بڑا شوق تھا - اپنے علاقہ میں آپ کی نیک نیتی اور دیانتداری کا بڑا چرچا ہے - تحریک جدید کی پانچہزاری فوج میں بھی آپ شامل تھے - نماز اول وقت پر ادا فرماتے تھے - سنہ ۱۹۵۲ء میں فریضہ حج ادا فرمایا - اور واپس آنے پر دنیاداری سے کنارہ کش ہو گئے - حقوق اللہ اور حقوق العباد پوری محبت سے ادا فرماتے اپنی زندگی میں ہی حصہ جائداد ادا کر دیا تھا - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

(خاکسار شریف احمد پسر جناب حاجی قادر بخش صاحب کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

۱ - مکرم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال جو آجکل لاہور کے حلقہ جات کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں، اچانک بلڈ پریشر اور تبخیر معدہ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں - اور کمزوری بھی کافی بڑھ گئی ہے مکرم شاہ صاحب سلسلہ کے پرانے خادم ہیں - احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے - (عبد اللطیف ثریا - لاہور)

۲ - چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلگڑی جنرل مینیجر احمد ٹرانسپورٹ کمپنی لائلپور تقریباً بارہ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں - خاکسار کے ماموں بھی کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں - بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان و احباب جماعت سے ہر دو کے لئے جلد کامل شفایابی کے لئے درمندانہ دعا کی درخواست ہے - (عبد الشکور جاوید متعلم جامعۃ احمدیہ ربوہ)

۳ - میری پھوپھی صالح بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ عرصہ تقریباً دو ماہ سے سخت بیمار ہیں - ان کو شکر کی تکلیف ہے - برادرم شیخ محمد شریف صاحب نے لاہور کے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹروں سے علاج کرایا ہے - لیکن مکمل آرام نہیں آیا - سخت کمزور ہو گئی ہیں - اب آپ برادرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں - احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے محترم پھوپھی صاحبہ کو صحت کاملہ اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے - آمین ثم آمین -

(ایم عبد الرحمن امیر ضلع جماعت احمدیہ میانوالی)

۴ - میری والدہ محترمہ اہلیہ سید عبد الحکیم صاحب دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں اور دل کی بھی تکلیف ہے - بزرگان سلسلہ اور احباب سلسلہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں -

(حنیفہ قمر بنت سید عبد الکریم صاحب سعود آبادی کالونی کراچی)

۵ - مجھے کراچی میں بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں -

(حافظ عزیز احمد ولد میاں محمد حسین صاحب مرحوم آف چنیوٹ)

۶ - مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ شہر لائلپور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں - (شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ لائلپور)

۷ - میں عرصہ چار ماہ سے ایک بیماری میں مبتلا ہوں - نیز دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہوں - احباب میرے لئے دعا فرمائیں - (جالپور دریا خان مری - ضلع نوابشاہ)

۸ - میری والدہ صاحبہ بہت دیر سے بیمار ہیں - احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں -

(خاکسار علی اکبر شیخ تحصیل شکرگڑھ - ضلع سیالکوٹ)

۹ - میرے نانا جان آج کل اپنی آنکھوں کے اپریشن کے لئے لاہور گئے ہوئے ہیں - بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے - (منور احمد ابن ربوہ)

۱۰ - میرے دوست غلام رسول صاحب کے دو بچے یکے بعد دیگرے فوت ہو چکے ہیں - اب پچھران کا ایک بچہ بیمار رہتا ہے - احباب بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں - (صوفی نذیر احمد فضل عمر جنرل اسٹور ڈاہلی)

۱۱ - ۱۹ ؍ ۴ ؍ ۶۳ کو برادرم میر اکبر خان صاحب احمدی پر بیماری کا سخت حملہ ہوا - اب پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال داخل کیا گیا ہے تا حال حالت تشویشناک ہے - بزرگان سلسلہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

(خاکسار سعد اللہ ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۴ اپریل بھارت کی ہٹ دھرمی نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت میں مذاکرات میں پھر تعطل پیدا کر دیا ہے اور اس امر کے قوی آثار ہیں کہ مذاکرات کا پانچواں دور بھی ناکام ہو جائے گا۔ دو دن کے مذاکرات کے دوران بات ذرہ بھر بھی آگے نہیں بڑھ سکی پورا وقت پرانے موقف دہرانے اور ان کی وضاحت کرنے میں گزر گیا کسی بھی طرف سے مسئلہ کے حل کے لئے کوئی نئی تجویز یا اپنے موقف کی حمایت میں کوئی نئی دلیل پیش نہیں کی گئی۔

مسٹر بھٹو اور سردار سورن سنگھ میں کل دوبار ملاقات ہوئی جس میں مشیروں نے بھی شرکت کی۔ کراچی کے سفارتی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ بھارت محض مزید وقت حاصل کرنے کے لئے بات چیت کر رہا ہے۔ بھارت مذاکرات کے صرف ایک اور دور میں دلچسپی رکھتا ہے۔ کیونکہ اس وقت جبکہ امریکی کانگریس بھارت کو بڑے پیمانے پر فوجی امداد دینے کے معاملہ پر اپنا فیصلہ دینے والی ہے۔ بھارت کسی قیمت پر بھی اپنے مغربی اتحادیوں کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ اگرچہ پاکستانی وفد کے ارکان نے بات چیت کی رفتار کے بارے میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا ہے لیکن بات چیت کے نتیجہ کے بارے میں ان کی مایوسی بالکل عیاں ہے اگرچہ بات چیت آگے نہیں بڑھی ہے لیکن اس بارے میں ابھی کچھ معلوم نہیں ہے کہ پاکستان مذاکرات کے ایک اور دور پر آمادہ ہو جائے گا یا نہیں۔ مذاکرات کے موجودہ دور کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ برطانوی اور امریکی سفیر بظاہر کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔

• لاہور ۲۴ اپریل خوراک و زراعت اور اطلاعات کے مرکزی وزیر مسٹر فضل القادر چوہدری نے کل یہاں بتایا کہ حکومت کراچی کے گوداموں میں چاول کے مبینہ نقصان کی تحقیقات کرائے گی بشرطیکہ خلاف معمول اور غیر معمولی نقصان ثابت ہو گیا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا مجھے قومی اسمبلی میں اپنی نشست کی محرومی سے صدمہ پہنچا ہے تاہم سپریم کورٹ اس معاملہ میں جو فیصلہ دیگی مجھے اسکی پابندی کرنی ہوگی۔

• راولپنڈی ۲۴ اپریل۔ مرکزی وزیر مواصلات خان اے صبور نے یہاں انکشاف کیا کہ قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن مئی کے تیسرے ہفتہ میں راولپنڈی میں شروع ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ بنیادی حقوق کے بل پر غور و خوض کرنے کے لئے منتخب کمیٹی کا اجلاس مئی کے وسط میں پنڈی یا مری میں ہوگا۔ آپ نے کہا کہ حکومت ایک مرتبہ پھر مخلصانہ کوشش کرے گی کہ بجٹ سیشن میں بنیادی حقوق کا بل منظور ہو جائے۔

• کھٹمنڈو ۲۴ اپریل شاہ مہندرا نے ایک فرمان جاری کیا جس کے تحت نیپال میں ڈاک و تار کا پورا انتظام حکومت نیپال کی تحویل میں دے دیا گیا ہے قبل ازیں ڈاک و تار کا انتظام بھارتی حکام کے تحت تھا لیکن گزشتہ دو سال سے نیپالیوں کا بھی اس نظام میں عمل دخل ہو گیا تھا۔ نئے قانون کے تحت نیپال میں بھارتی نظام ڈاک و تار ختم ہو جائے گا جس کا انتظام بھارتی سفارتخانہ کی معرفت کیا جاتا تھا۔ نئے قانون پر عمل درآمد اس کی گزٹ میں اشاعت کے بعد کیا جائے گا بھارتی ڈاکخانوں کو بند کرنے کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ نیپال کے محکمہ ڈاک کے حکام نے نیپال سے پاکستان کو جانے والی ڈاک کو ڈھاکہ کے راستے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

• راولپنڈی ۲۴ اپریل مغربی پاکستان کے وزیر مال خان پیر محمد خان عبدالولی خاں کے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ انہوں نے اپنے انتخاب کے وقت رائے دہندوں سے قطعی وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک یونٹ کو توڑنے کی کوشش کریں گے۔

خان پیر محمد خاں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ خان عبدالولی خاں نے ایک یونٹ ختم کرنے سے متعلق میرے اوپر جو الزام لگایا ہے وہ قطعی غلط اور بے بنیاد ہے ایک یونٹ کی بقا میرے لئے ہمیشہ جزو ایمان کی حیثیت سے قائم رہی ہے۔ میرا پختہ یقین رہا ہے کہ مادر وطن کی ترقی اور استحکام کے لئے وحدت مغربی پاکستان لازمی اور لابدی ہے۔ میرے انتخابی منشور کو اس منفی مقصد سے منسوب کرنا بالکل غلط ہے اس کے برعکس میرا منشور اس ٹھوس یقین دہانی پر مبنی تھا کہ میں اسلام کی متعین کردہ حدود میں رہ کر پاکستان کی خدمت کرنے کی حتی الامکان کوشش کروں گا۔

• ولنگٹن ۲۴ اپریل بھارتی وزیر اقتصادیات و دفاعی رابطہ مسٹر کرشنما چاری نے یہاں ایک پریس کانفرنس کو بتایا "یہ بات درست ہے کہ روس نے بھارت کو اس کے دفاعی پروگرام میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہم نے روس سے مگ طیارہ سے کے ڈیزائن خریدنے کا معاہدہ کیا ہے اور روس اپنے وعدہ پر قائم ہے"۔ آپ نے مزید کہا "روس کی جانب سے بھارت کو فوجی امداد کی کوئی تجویز نہیں ہے"۔

• کلکتہ ۲۴ اپریل بہار کے علاقہ میں تیل صاف کرنے والے ایک سرکاری کارخانہ کے ہڑتالی مزدوروں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس چھوڑی جس سے ترپن اشخاص زخمی ہو گئے۔ مزدور ۱۵ اپریل سے ہڑتال پر ہیں خیال ہے کہ مزدوروں کو کمیونسٹ اکسا رہے ہیں۔

• کراچی ۲۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ اگر کالا باغ کے علاقے میں پایا جانے والا کچا لوہا مناسب پایا گیا تو وہاں فولاد سازی کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا قبل ازیں فیصلہ کے مطابق کراچی اور چٹاگانگ میں فولاد سازی کے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ کالا باغ میں قائم کئے جانے والے کارخانہ میں صرف پاکستان میں درآمد ہونے والا لوہا استعمال کیا جائے گا اس کے علاوہ دو جرمن ماہرین کی ایک جماعت کالا باغ کے کچے لوہے کے نمونے حاصل کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئی ہے۔ ان نمونوں کو تجربہ کے لئے مغربی جرمنی بھیجا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے ماہرین کے سروے کے مطابق کالا باغ کے علاقہ میں کچے لوہے کے ذخائر کی مقدار پندرہ کروڑ ٹن کے قریب ہے۔

• تل ابیب ۲۴ اپریل۔ اسرائیل کے صدر اسحاق بن زوی کا کل صبح یروشلم میں انتقال ہو گیا۔ ان پر انتقال سے ایک روز قبل بے ہوشی طاری تھی۔

• نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر وائی۔ بی چاون نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ بھارت میں امریکی فوج کا کوئی دستہ متعین ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف امریکہ کی فضائیہ کا ایک ٹرانسپورٹ سکواڈرن بھارت میں موجود ہے مسٹر چاون لوک سبھا میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے کہ بھارت نے امریکہ سے فوج بھیجنے کی کوئی درخواست کی ہے

• واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے مشرق قریب و جنوبی مشرقی ایشیا مسٹر فلپس ٹالبوٹ نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی ہے۔ مسٹر ٹالبوٹ امریکی مدیروں کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کینیڈی کی حکومت اپنی اس خواہش کا اظہار کر چکی ہے کہ چین کے جارحانہ عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کو اپنے اختلافات ختم کر دینے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک برصغیر کے دفاع کا کوئی معقول انتظام نہیں ہوگا۔ چینی جارحیت سے اس کا تحفظ ممکن نہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آیا اس بات کا کوئی امکان ہے کہ چین مستقبل قریب میں بھارت پر پھر حملہ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے چینی رہنماؤں کے دلوں کا حال تو معلوم نہیں تاہم قرائن یہ ہیں کہ فی الحال چین بھارت پر حملہ نہیں کرے گا

• بون ۲۴ اپریل مغربی جرمنی کے چانسلر ایڈنائر خاصے پس و پیش کے بعد اپنے وزیر اقتصادیات پروفیسر لڈونگ ارہارڈ کو اپنا جانشین نامزد کرنے پر رضامند ہو گئے۔

• تہران ۲۴ اپریل۔ وزیر اعظم ایران اسد اللہ علم نے اعلان کیا ہے کہ اس سال موسم گرما میں عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نئے قانون کے تحت سارے ملک میں ایک ہی روز پولنگ ہوگی اور دوسرے دن اسکے نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔

• قاہرہ ۲۴ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سائنسدان چند ماہ کے اندر ایک مصنوعی سیارہ چھوڑیں گے۔ یہ سیارہ جرمن ماہرین کی امداد سے تیار کیا جا رہا ہے اس میں دو مراحل کا راکٹ لگایا۔ راکٹ تیار ہو گیا ہے۔ اور اس کی آزمائش بھی کی جا چکی ہے۔

• عمان ۲۴ اپریل شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ اردن میں کسی کو ہنگامہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور جو "غدار" امن عامہ کو نقصان پہنچاتے ہوئے پائے گئے۔ انہیں سخت سزا دی جائے گی۔ شاہ حسین جن کی حفاظت کے لئے بدو فوج عمان کی سڑکوں پر گشت کر رہی ہے۔ ریڈیو عمان سے قوم کو خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی جان کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری قوم سینہ سپر ہو کر میری حفاظت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں اردنی عرب ہوں اور میں نے اپنی زندگی وطن عزیز کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے۔ لہذا میں کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ میری راہ میں حائل ہو۔ اور جو ہاتھ میں نے لگایا ہے۔ اس سے مجھے محروم کر دے۔ شاہ حسین نے قوم کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ غداروں سے خبردار رہیں۔ جو آپ کا کھا کر آپ ہی کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔

• واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ امریکہ نے احتیاطی تدابیر کے طور پر اپنے جنگی جہازوں کو لاؤس پہنچنے کا حکم دے دیا ہے نیز یہ بھی امکان ہے کہ امریکی فوجیں تھائی لینڈ بھیج دی جائیں۔ تاکہ وہ ہنگامی صورت میں لاؤس کی غیر جانبدار حکومت کی امداد کے لئے فوراً ادھر پہنچ سکیں۔ دریں اثنا لاؤس کے کنٹرول کمیشن کا صدر دفتر جار کے علاقے میں قائم کرنے کے سوال پر غیر جانبدار حکومت اور کمیونسٹوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ وینتیان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لاؤس کی غیر جانبدار حکومت کے وزیر اعظم شہزادہ سوانا پھوما اور غیر جانبدار فوج کے کمانڈر کیپٹن کانگ لی کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں

• پیکنگ ۲۴ اپریل۔ سوڈان کے صدر ابراہیم عبود چین کے دورہ پر پیکنگ آ رہے ہیں۔ انہیں چین کے صدر لوشوچی اور وزیر اعظم چو این لائی نے پیکنگ آنے کی دعوت دی ہے۔

• لاہور ۲۴ اپریل۔ میو ہسپتال لاہور کے بلڈ بنک میں خون کے ذخیرے میں بہت کمی ہو گئی ہے کیونکہ عوام رضاکارانہ طور پر خون نہیں دے رہے اس وقت سٹاک میں صرف ۲۶ بوتل خون موجود ہے حالانکہ یہاں کم از کم ایک ہزار بوتل خون موجود ہونا ضروری ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ تین ماہ کے دوران صرف ایک ہزار نو سو بارہ بوتل خون جمع کیا گیا۔ جو تقریباً سارا استعمال ہو چکا ہے۔ ان ذرائع کے مطابق بلڈ بنک میں موجودہ خون کا تقریباً ۸۰ فی صد مریضوں کے رشتہ دار خود دیتے ہیں یا پھر وہ قیمتاً حاصل کرتے ہیں۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ بلڈ بنک کے سامنے روزانہ روپے لے کر خون دینے والے جمع ہوتے ہیں اور مریضوں کے رشتہ دار ہر خون دینے والے کو ۲۵ سے ۳۵ روپے تک ادا کرتے ہیں بعض مقامی انجمنیں بھی اپنے ارکان کو ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ خون دینے کی ترغیب دیتی ہیں مجلس خدام الاحمدیہ ہر ماہ چار پانچ رضاکاروں کو خون دینے کے لئے بلڈ بنک بھیجتی ہے۔

• کراچی ۲۴ اپریل۔ کراچی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو سرکاری تحویل میں لینے کے سوال پر اعلیٰ سطح کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ یہ بات صوبائی وزیر مواصلات جناب درمحمد اوستو نے لاہور سے یہاں پہنچنے پر بتائی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۰۲